Date: ___/___/20___

اسلامیات

عالم اسلام کے موجودہ دور میں در پیش مسائل بیان کریں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں ان کا حل تجویز کریں؟

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مادی اور روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ قرآن پاک اور رسول پاک کی شکل میں انسان کی روحانی ضروریات کو پورا کیا۔ مادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بے شمار وسائل سے نوازا ہے۔ دنیا میں 50 سے زائد مسلم ممالک ہیں۔ دنیا میں ہر پانچواں شخص مسلمان ہے۔ مسلمان بہترین افرادی قوت کے مالک ہیں جن کے پاس علم دینی سرمایہ کی کمی نہیں ہے۔ اسلامی ممالک کے پاس اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے۔ وہ ہر لحاظ سے خود کفیل ہیں۔ ان سب وسائل کے باوجود اسلامی ممالک میں اتحاد، تعاون اور منصوبہ بندی کی کمی ہے۔ وہ اپنے وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

عالم اسلام کے وسائل:

اللہ تعالیٰ نے مسلم ممالک کو بے شمار وسائل سے نوازا ہے۔

(1) زرعی وسائل:

(2) صنعتی وسائل

(3) افرادی قوت

عالم اسلام کے داخلی مسائل:

عالم اسلام کو درج ذیل داخلی مسائل درپیش ہیں۔

امن عامہ کا مسئلہ:

اس وقت پوری دنیا بالعموم مسلم دنیا بالخصوص پاکستان امن عامہ کے مسئلہ سے دوچار ہے۔ قتل وغارت دہشت گردی، چوری اور عورتوں پر تشدد جیسے بے شمار مسائل میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ گویا اللہ کا عذاب ہے۔ اللہ نے سورۃ انعام میں فرمایا۔

ترجمہ:

"فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تمہیں فرقہ فرقہ کر کے آپس میں لڑا دے اور تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھا دے۔ دیکھیے ہم کس کس طرح آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔"

بے روزگاری کا مسئلہ:

چند مسلم ممالک کے علاوہ باقی ممالک کو دیکھا جائے تو وہ شدید ترین بحران کا شکار ہیں۔ پاکستان بے روزگاری میں گرا ہوا ہے۔ امیر امیر تر ہوتا جا رہا ہے اور غریب غریب تر۔ روزگار کے مواقع نہ ہونے کی وجہ سے لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں۔ ہنرمند افراد کی شدید کمی ہے۔

عورتوں پر تشدد:

اسلام نے عورتوں کو بے شمار حقوق دیے ہیں مسلم حکومتیں آج

تک ان کو عملی شکل میں نافذ نہیں کر سکیں۔ عورتوں کو وراثت میں جو حق وہ صرف کاغذی کاروائی تک ہے۔ حقیقتاً عورتوں کو وراثت میں حق نہیں دیا جاتا۔ عزت کے نام پر عورتوں کو قتل کرنے کے واقعات پاکستان میں تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ آئے روز عورتوں کو ہراساں کیا جاتا ہے۔ ان کی عزتوں کو لوٹا جاتا ہے۔ مسلم ممالک کو قانون سازی کرنے کی شدید ضرورت ہے۔

فرقہ واریت :-

مسلم ممالک اس وقت شدید فرقہ واریت کی لپیٹ میں ہیں اور غیر مسلم ممالک بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ شیعہ بلاک کی جگہ سنی بلاک بنانا، سنی بلاک کے مقابلے میں شیعہ بلاک بنانا اور ان کو ہوا دینا استعماری قوتوں کا وطیرہ رہا ہے۔ عراق، ایران جنگ اسی کا شاخسانہ تھی۔

تعلیم کی کمی :-

مسلمان ریاستیں سائنس اور ٹیکنالوجی میں بہت پیچھے ہیں۔ پاکستان جیسا ملک شرح خواندگی کا شکار ہے۔ پاکستان میں بے روزگاری ہے اور غربت ہے بہت سے لوگ اپنے بچوں کو غربت کی وجہ سے تعلیم نہیں دے سکتے۔ پاکستان ترقی میں پیچھے ہے کیونکہ پاکستان میں تعلیم کی کمی ہے۔

عالم اسلام کے خارجی مسائل :-

مغربی تہذیبی یلغار :-

مغرب اپنی تہذیب و ثقافت کو باقی دنیا بالخصوص پاکستان پر نافذ کرنے کا خواہش مند ہے۔ اس حوالے سے کثیر سرمایہ بھی خرچ کیا جا رہا ہے۔ عالم اسلام کے مسائل میں تہذیبی یلغار ایک بہت سلگتا ہوا مسئلہ ہے۔

مسلمان ریاستوں کو داخلی طور پر منتشر کرنا:

مغرب اپنی مختلف ایجنسیوں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے مختلف مسلم ممالک میں کئی طریقوں سے کام کر رہا ہے اور نہیں چاہتا کہ کوئی مسلمان ملک داخلی طور پر اس قدر مستحکم ہو جو عمل کلاں کرے یا اس کے لیے مسئلہ پیدا کر سکے۔ اگر ایسا ہوا تو مغرب کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی۔

شعائر اسلام کا مذاق:

نبی کریم، رؤف رحیم، محمد مصطفیٰ کریم جن کے پاؤں کا دھوون آبِ حیات ہے جن کے نعلین کے حوالے سے حسن رضا خان نے کہا۔

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں۔

مسلمان آپ کی عزت و آبرو پر اپنا سب کچھ نچھاور کر دیتے ہیں۔ 20 مارچ 2011 کو ٹیری جونز نے ایک گرجے میں (نعوذ باللہ) قرآن مجید کو جلا دیا۔ شعائر اسلام کی توہین تو مغرب میں ہوتی ہے مگر دنیا کے گلوبل ویلج بننے کی وجہ سے مسائل مسلم ممالک میں پیدا ہوتے ہیں۔

اسرائیل کی صورت میں یہودی ریاست کی تشکیل:

برطانیہ نے اسرائیلی ریاست کے لیے بنیادیں فراہم کیں اور امریکہ آج اس ناجائز ریاست کا سرپرست ہے۔ مغربی دنیا کو اسرائیل کے مسلسل مظالم یاد نہیں آج بھی اسرائیل فلسطین پر بے شمار مظالم ڈھا رہا ہے۔ وہیں چین نے بھی عالم اسلام کو بہت متاثر کیا ہے۔

اسلامی قوانین میں آئے روز مداخلت:

مغرب آئے روز مختلف ممالک میں بہت ساری NGOs کو فنڈنگ کرتا رہتا ہے جو اسلامی قوانین کے خاتمے یا ان میں ترمیم کے لیے کوشاں رہتی ہیں جیسے قانون توہین رسالت "295C" میں ترمیم کی کئی بار کوشش کی

اس مداخلت سے بہت سارے مسلم ممالک میں عوام اور حکومت کے درمیان تفریق پیدا ہوتی ہے۔

مسائل کا حل / تجاویز:

اتحادِ امت:

قرآن مجید میں اتحاد کے حوالے سے واضح تعلیمات موجود ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔"

امت میں اتحاد امت مسلمہ کے مسائل کا حل ہے مسلمان آپس میں صلح سلوک سے رہیں۔ تعاون کریں اور منصوبہ بندی کو معاون کریں۔

دفاع:

دفاع کے حوالے سے چند تجاویز ہیں۔ مسلمان ممالک کا مشترکہ دفاع نیٹو کی طرز پر ہو۔ مشترکہ فوج کی تربیت خالص اسلامی انداز سے کی جائے تاکہ وطنیت، لسانیت کے بت پاش پاش ہوسکیں۔ سکول اور کالجز میں فوجی تربیت ہو۔

تعلیم و تربیت:

مسلمان کو تعلیم و تربیت پر زور دینا چاہیے۔ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا خاص بندوبست کیا جائے۔ مشترکہ سرمائے سے سائنس ٹیکنالوجی کے حوالے سے یونیورسٹیاں بنائی جائیں۔ مغربی تہذیب کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روکنے کے لیے مختلف ریسرچ انسٹی ٹیوشنز قائم کرنا اور ان کے نتیجہ کو عملاً نافذ کرنا۔

معیشت:

مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ خود مختاری کی پالیسی اپنائیں۔

Date: ___/___/20__

اور یہود و نصاریٰ کے چنگل سے خود کو آزاد کروائے۔ سود کا خاتمہ کریں اور معیشت کا نظام زکوٰۃ و عشر پر استوار کریں۔ بلا سود بینکاری کو فروغ دیں۔

معاشرت:۔

مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ اسلامی اقدار کو فروغ دیں۔ خاندانی نظام کو مضبوط کریں۔ جنسی تشدد اور بے راہ روی کو ختم کریں۔ حجاب کو فروغ دیں۔

اخلاق:۔

مسلم ممالک کو خود کو اعلیٰ اخلاقی اصولوں کا پاس دار بنانا چاہیے۔ جھوٹ، بغض، عصبیت، حسد جیسے برے اخلاق کا خاتمہ کریں۔ قرآن اور سنت رسول پڑھانے اور ان پر عمل کی دعوت دیں۔ جدید ذرائع کو تبلیغ کے لیے استعمال کریں۔

قانون و انصاف:۔

مسلم ممالک کو مل کر آئین کے بنیادی ڈھانچے پر اتفاق کرنا چاہیے۔ مل کر ایسا نظام وضع کریں جس میں انصاف سب کے لیے یکساں ہو۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی طرز پر عالمی نظریاتی کونسل تشکیل دینا۔

خلاصۂ بحث:۔

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم اسلام کو اس وقت جتنے اندرونی چیلنجز کا سامنا ہے ان کا مقابلہ کوئی ایک فرد، جماعت یا ملک نہیں کر سکتا۔ بلکہ مسلمان حکمران، اہل علم، ذرائع ابلاغ کے نمائندے اور مغرب میں بسنے والے مسلمان سب مل کر ایسا لائحہ عمل مرتب کریں جس سے امت اجتماعی زوال سے نکل کر عروج سے آشنا ہو سکے۔